خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ
۱۲- جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۲ | ہفتہ - ۱۲ شعبان - ۱۴۱۵ھ' ۱۴- صلح ۱۳۷۴ ھش ۱۴- جنوری ۱۹۹۵ء

ہر قسم کے گناہوں سے بچو

دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں ان کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے مگر تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قویٰ کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی اور بیرونی گناہوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے اور ایک اور بھی حصہ دار ہو۔ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ حصہ سے خدا راضی نہیں ہوتا بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہوں نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے۔ کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب۔ یتیم اور بیکس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونے کے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہیں اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا تعالیٰ کی خدائی کا ہے۔ اسی لئے ان کے مخالف حیران ہو جاتے ہیں۔ کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ۔ جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بیخبر ہوتا ہے۔ وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۷۳۳)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم (میجر ریٹائرڈ) عبد القادر صاحب ناظر دیوان حال نوشہرہ چھاؤنی سے اطلاع دیتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ کو مورخہ ۱۷۔ دسمبر ۹۴ء کو ہسپتال میں بے ہوشی کی حالت میں داخل کروایا گیا تھا۔ تاحال انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے دماغ کا اپریشن متوقع ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری مختار احمد صاحب سنوری جھنگ صدر مورخہ ۹۵-۱-۱۰ کو بعمر ۷۴ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو قریباً ۲۵ سال سیکرٹری امور عامہ جھنگ صدر خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ موصی تھے۔ اگلے روز میت ربوہ لائی گئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ وکالت وقف نو کے زیر انتظام ربوہ کے واقفین نو کے لئے سپینش، جاپانی اور فرنچ زبانوں کے سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ والدین مزید معلومات کے لئے صبح ۹ تا ۱۰ بجے کے دوران کسی وقت وکالت وقف نو سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ سامان سے پورے طور پر کام لینے میں ہی ترقی وابستہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جو لوگ سست ہوتے ہیں انہوں نے اپنی سستی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ ڈھکوسلا بنا لیا ہے کہ جو کچھ ہونا ہوتا ہے تقدیر سے ہوتا ہے۔ یہ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں بعض تو قضاء و قدر کے ماتحت کہتے ہیں (-) کہ جو کچھ ہونا ہے وہ پہلے ہی سے مقدر ہو چکا ہے اور اس طرح وہ سامان سے انکار کر دیتے ہیں۔ اور یہ دنیا داروں کا طریق ہے کہ بد فعلیاں کیں اور قضاء و قدر کے ذمہ لگا دیں۔ بعضوں نے دعاؤں کے رنگ میں سامان کو ترک کر دیا ہے اور بعضوں نے توکل کے ماتحت۔ حالانکہ اسباب نہ دعا کے خلاف ہیں نہ قضاء و قدر کے خلاف اور نہ توکل کے خلاف۔ کیونکہ یہ بھی خدا کے ہی پیدا کئے ہوئے سامان ہیں اور کام میں لانے کی غرض سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے وقت جب طاعون نے زور پکڑا تو آپ نے حکم دیا کہ منتشر ہو جاؤ اور اپنی جگہوں کو چھوڑ دو۔ تو بعض صحابہؓ نے اعتراض کیا کہ آپ خدا کی قضاء سے بھاگتے ہیں آپ نے فرمایا (-) کہ ہم خدا کی ایک قضاء سے بھاگ کر اس کی دوسری قضاء کی طرف پناہ لیتے ہیں۔ تو سامان بھی خدا کے ہی پیدا کردہ ہیں ان سے کام لینا اس کی قضاء کے خلاف نہیں۔ اگر جبر تسلیم کیا جائے تو پھر خدا تعالیٰ ظالم ٹھہرتا ہے اور پھر آنحضرت ﷺ کی بھی کوئی خوبی خوبی ہی نہیں رہتی تا آپ سے کسی کے دل میں محبت پیدا ہو سکے۔ ایک جبریہ کہہ سکتا ہے کہ آپ کے بڑے ہونے میں آپ کی کوئی خوبی نہیں خدا نے پکڑ کر آپ کو بڑا بنا دیا تو آپ کی ساری محنت، ریاضت اور خدا کی راہ میں مصائب کا جھیلنا کچھ چیز ہی نہ سمجھا جائے گا۔ آپ کا دنیا میں صداقت کا پھیلا دینا کچھ وقعت نہیں رکھتا وہ کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے اگر محنت کی تو خدا نے پکڑ کر کرائی۔

غرض اس طرح آپ کی کوئی خوبی بھی تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ آپ کی جو خوبی بھی دیکھے گا کہے گا یہ دراصل خدا کا فعل تھا آپ کا اس میں کیا دخل تھا۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ سامان سے پورے طور پر کام لینے میں ہی (صاحب ایمان) کی ترقی ہے اور (صاحب ایمان) ہر رنگ میں ترقی کرتا ہے۔ صحابہؓ نے تجارت میں ترقی کی، حکومت میں ترقی کی، علوم میں ترقی کی۔ غرض (صاحب ایمان) کی شان یہ ہے کہ وہ ہر رنگ میں دوسروں پر غالب رہے۔ صنعت اختیار کرے تو اس میں اور حرفت اختیار کرے تو اس میں۔ تجارت اختیار کرے تو اس میں ایک (صاحب ایمان) کی یہی خواہش ہونی چاہئے کہ وہ دوسروں پر غالب رہے۔

(از خطبہ ۲۷- اکتوبر ۱۹۱۶ء)

خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت: دو روپے

۱۴- صلح ۱۳۷۴ ہش ۱۴- جنوری ۱۹۹۵ء

ہماری خواہشات

انسانی خواہشات کا تجزیہ کیا جائے۔ تو شائد وہ ان گنت ثابت ہوں۔ ہر شخص کے دل میں کئی خواہشات ہیں۔ اور وہ اپنی خواہشات ہی کے پیچھے بھاگتا نظر آتا ہے۔ فقیر ہو یا امیر' غریب ہو یا بادشاہ' اس کے ساتھ خواہشات لگی ہوئی ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہر شخص کی زندگی اس کی خواہشات ہی کا نام ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے اور کس طرح چاہتا ہے۔ اور جو کچھ وہ چاہتا ہے اس کے حصول کے لئے وہ کیا کچھ کرتا ہے اور کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ نہیں کر سکتا اس کے لئے وہ کس طرح ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔ خواہشات کے متعلق جتنا سوچا جائے اتنا ہی انسان پریشان ہونے لگتا ہے۔ خواہشیں چھوٹی بھی ہیں خواہشیں بڑی بھی ہیں۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ صرف چھوٹے آدمی کی خواہشیں چھوٹی ہیں۔ بعض اوقات بڑے بڑے آدمیوں کی بھی بعض خواہشات بہت چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن کسی نہ کسی وجہ سے کوئی چیز ان کے آڑے آجاتی ہے اور وہ ان خواہشات کو پورا نہیں کر سکتے۔ چھوٹے آدمیوں کی چھوٹی خواہشوں کو تو سمجھا جا سکتا ہے لیکن بڑے آدمیوں کی چھوٹی خواہشات کو سمجھنا مشکل ہے۔ ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اتنا بڑا آدمی اور اتنی چھوٹی خواہش اور یہ اس کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے دماغ میں خلل ہو۔

اور دماغ کے خلل کی بات ہوئی ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ دماغ میں خلل کس چیز کا نام ہے کیا یہ بات درست نہیں کہ ہم عام طور پر ایک دوسرے کی باتیں سن کر اور اسے بعض کام کرتے دیکھ کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے دماغ میں تو خلل ہے۔ اب اس سے پوچھئے کیا وہ مانتا ہے کہ اس کے دماغ میں خلل ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ تو بتائے گا کہ آپ کے دماغ میں خلل ہے۔ تو گویا کہ خلل ہو بھی تو کوئی کہہ نہیں سکتا کہ یہ واقعی خلل ہے اور خلل ایک ایسی چیز ہے کہ جب تک ایک خاص منزل تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک کسی کو حقیقی طور پر یہ کہنے کا حق حاصل نہیں کہ فلاں شخص کے دماغ میں خلل ہے۔

اگر ہماری زندگی واقعی خواہشات ہی سے معتبر ہے تو ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنی خواہشات پر غور کریں۔ کیا ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم مالدار بن جائیں۔ کیا ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم نیکیوں میں ترقی کریں۔ کیا ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کریں یہ ساری الگ الگ خواہشات ہیں اور ان ساری خواہشات کو جائز خواہشات کہا جا سکتا ہے البتہ خواہش کے جائز ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اس کے حصول کے لئے جو وسائل استعمال کرے وہ بھی جائز ہوں۔ اس بات کا بھی تو امکان ہے کہ خواہش جائز ہو اور حصول کے وسائل ناجائز ہوں۔ ایسا ہونے پر کوئی شخص بھی ایسی خواہش کی پذیرائی نہیں کرتا۔ جائز خواہش۔ جائز وسائل۔ یہ بات نہایت ضروری ہے۔ خواہشات کے متعلق یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ حالات کے مطابق ہمیں اپنی خواہشات کو سامنے لانا چاہئے۔ اس وقت ہمیں کس بات کی ضرورت ہے۔ خواہشات تو کئی ہیں لیکن ان خواہشات میں سے کون سی خواہش ایسی ہے جو ہماری حقیقی ضرورت کو پورا کر سکتی ہے۔ اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے۔ تو یقیناً ہم سیدھے راستے پر چلیں گے اور ہماری خواہش بھی پوری ہو گی اور ضرورت بھی۔

احمدیہ جماعت کے موجودہ دور میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) بار بار اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ دعوت الی اللہ کرے۔ گذشتہ روز حضرت صاحب نے فرمایا کہ "مجھے معلوم ہے کہ ابھی تک جماعت کے بہت سے دوست دعوت الی اللہ کی سکیم میں شامل نہیں ہوئے۔" انکی کئی خواہشات ہونگی۔ یہ خواہش بھی ہو گی کہ دعوت الی اللہ میں شامل ہوں لیکن وہ اس خواہش کو کسی اور خواہش کے تابع رکھتے ہونگے وہ یہ نہیں سوچتے ہوں گے کہ حالات کیا ہیں۔ ضرورت کیا ہے۔ اور حالات اور ضرورت کے مطابق اپنی خواہش کو سامنے لائیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہیں یہ بات بخوبی سمجھ آجائے گی کہ اس وقت ہماری سب سے بڑی خواہش دعوت الی اللہ ہونی چاہئے۔

آپ کی باتوں کو ہم نے سُن لیا
اور ہر اِک بات پر سر دُھن لیا
پھول ہی چُنتے رہے تھے آج تک
آج ہم نے خار کو بھی چُن لیا

ابوالاقبال

دوہے

گھر کے باہر بھی وہی گھر کا سماں ہوتا ہے
آنکھ بینا ہو تو پھر فرق کہاں ہوتا ہے

اَٹ گئے دُھول سے راہوں کے شگفتہ منظر
کیا یہی شاہسواروں کا نشاں ہوتا ہے

ڈھلتے ڈھلتے ہی ڈھلے گی یہ ستاروں بھری رات
قافلہ شوق کا یونہی تو رواں ہوتا ہے

ٹوٹ جاتی ہے کوئی چیز بدن کے اندر
مجھ پہ جب بھی مرا ماحول گراں ہوتا ہے

عزم محکم کا ثبوت اُن سے طلب کرتے ہو
ہر قدم پر جنہیں منزل کا گماں ہوتا ہے

جو ہٹا پائیں نہ اِک راہ کا پتھر بھی نسیم
اُن کی ہر سوچ کا انجام دھواں ہوتا ہے

نسیم سیفی

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی' دارالضیافت ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الحی سیفی- ایم اے

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت بانی سلسلہ کی دختر حضرت امام جماعت الثانی کی ہمشیرہ' حضرت امام جماعت الثالث کی پھوپھی اور خوش دامن حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۲ مارچ ۱۸۹۷ء ۲۷ رمضان المبارک کو پیدا ہوئیں۔ ان کی ولادت ان خبروں کے مطابق ہوئی۔ جو قبل از وقت حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے دی تھیں۔ حضرت بانی سلسلہ کو ان کے متعلق یہ بتایا گیا کہ "نواب مبارکہ" چنانچہ اس کے مطابق آپ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ ۱۴- مارچ ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بے شمار اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ آپ کا حافظہ مثالی حافظہ تھا۔ آپ کی ان عظیم الشان خوبیوں میں مختلف عوامل کار فرما رہے۔ حضرت اماں جان کے علاوہ حضرت امام وقت کی ذاتی تربیت و شفقت' نواب محمد علی خان صاحب کے انقلاب روحانی کا اثر' خاندان حضرت بانی سلسلہ کی نیک روایات کا ورثہ' حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے بے پناہ محبت اور قرب اور سونے پر سہاگہ آپ کی حیرت انگیز ذاتی صلاحیتیں۔ آپ علم و فضل سے متصف ایسی خاتون مبارکہ تھیں جنہیں زمانہ نہ بھلا سکے گا۔ آپ کا اسم بامسمّٰی وجود مجسم برکت تھا۔ آپ کی زبان نفیس' سادہ شگفتہ اور سوز و گداز سے معمور تھی۔ نہایت پاکیزہ ادبی ذوق رکھتی تھیں آپ کا کلام لطیف اور سراسر روحانیت سے لبریز ہونے کے ساتھ ادبی شان کا حامل تھا۔ امامت سے وابستہ رہ کر جماعت کو وقتاً فوقتاً اس کی برکات بتاتی رہیں۔ آئمہ کرام کی عزت و تکریم اور اطاعت کے لحاظ سے آپ کا اسوہ قابل رشک اور قابل تقلید ہے۔

شاعری حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو کلام لکھا اس کو پڑھنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ کا مقصد شعر گوئی نہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر اپنے جذبات کو نظم میں ظاہر کر دینا ہے۔ کیونکہ نظم اثر انداز ہونے میں نثر پر فوقیت رکھتی ہے۔ آپ کی شاعری کا واحد مقصد (دین حق) اس کی تعلیمات اور نئی نسل کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرنا ہے۔ آپ کے کلام میں تصنّع نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جو خیالات دماغ میں آئے ان کو بے تکلف' عام فہم اور سلیس زبان میں نظم کا رنگ دے دیا ہے۔ دُرِّ عدن جو آپ کا مجموعہ کلام ہے اس کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے مختلف موقعوں پر کس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جماعت سے وابستگی کس حد تک ہے "التجائے قادیاں" کے نام سے پہلی ہی نظم میں آپ کی اضطرابی کیفیت اور بے قراریٔ دل کا اندازہ ہوتا ہے۔

روح بھی پاتی نہیں کچھ چین قالب کے بغیر
ان کے منہ سے بھی نکل جاتا ہے ہائے قادیاں

عورت کی ہستی پر گراں بار احسانات جو آنحضرت ﷺ نے کئے اس کو انہوں نے کس طرح پیش کیا۔ زمانہ جاہلیت کا نقشہ اتنے واضح الفاظ میں پیش کیا۔ کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تُو آتی تھی

آنحضرتؐ کے آنے کے بعد عورت کی حیثیت کیا ہوئی۔ اور عورت کو انسان کا درجہ دیا۔

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے وجود میں حضرت امام جماعت الثانی کے لئے ایک ایسی بہن کا روپ تھا۔ جو خیالات میں آپ کی ہم آہنگ عزائم میں آپ کی ہم پلہ اور ہر معرکہ میں آپ کی برابر کی شریک تھیں۔

خوشی میں بھائی کی چھوٹی بہن اور غمی میں بڑی بہنوں کی طرح غم بانٹنے والی اور ڈھارس بندھانے والی بھائی بہن کے ناز اٹھانے والا اور بہن بھائی کے ناز اٹھانے والی۔

شکرِ خدا گزر گئی ناز و نیاز میں ہی عمر
مجھ کو بھی ان سے عشق تھا ان کو بھی مجھ سے پیار تھا

جب بھائی بیمار ہوا تو آپ نے کس طرح احباب جماعت کو دعا کے لئے اکسایا۔ "تحریک دعائے خاص" کے نام سے دُرِّ عدن میں ترتیب وار اس سلسلہ کی نظمیں اپنے اندر ایک جذب کی سی کیفیت رکھتی ہیں۔ پہلے حصے میں حضرت بانی سلسلہ کی وفات کا ذکر ہے۔

یاد ہے چھبیس مئے سنہ آٹھ حزب .....
وہ غروبِ شمس وقتِ صبح محشر آفریں

ان کی وفات کے وقت جماعت کی جو حالت تھی اس کو اشعار میں بیان کیا ہے۔

جسمِ اطہر کے قریں مرغانِ بسمل کی تڑپ
ہو رہی تھی روح ۔ داخلِ خُلد بریں

دوسرے حصے میں حضرت امام جماعت الثانی کے دور کا ذکر ہے کہ کس طرح ایک کم سن نوجوان نے جماعت کو سنبھالا۔

اِک جوانِ منحنی اٹھا بعزمِ استوار
اشک بار آنکھیں لبوں پر عہدِ راسخ دل نشیں
اور اس کا عزم یہ تھا
ئیں کروں گا عمر بھر تکمیل تیرے کام کی
میں تیری ۔ پھیلا دوں گا بَرروئے زمیں
زندگی میری کٹے گی خدمت میں
وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں

تیسرے حصے میں ان کے کامیاب دور امامت کا ذکر ہے کہ جوان کے عزم تھے وہ بالآخر پورے ہوئے۔ ان کا انکار کوئی نہیں کر سکتا۔

کر نہیں سکتا کوئی انکار عالَم ہے گواہ
جو کہا تھا اس نے آخر کر دکھایا بالیقیں
صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں
جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں

اور آخر میں ان کی بیماری کا ذکر ہے اور جماعت سے دعا کی تحریک کی گئی ہے۔

آج فرزند۔ زماں بیمار ہے
دعوئی دارانِ محبت سو رہے جا کر کہیں
قوم۔ جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
اَن گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

ان سب شعروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھائی کی کیا اہمیت تھی۔ بھائی کے مصرعوں پر گرہ لگانے والی۔ عظیم باپ کے عارفانہ کلام کو منظوم اردو میں ڈھالنے والی جہاں بھائی بہن کے بہت سے خصائل مشترک تھے وہاں بعض خوبیاں ایک دوسرے کی ممد بھی تھیں۔ آپ دونوں کی شخصیتیں عالمگیر تھیں۔ بھائی کی طرح بہن کے کردار کا افق بھی بہت وسیع تھا۔ بات خدا سے شروع ہو کر خدا کی مخلوق اور اس کی کائنات تک پہنچتی اور آخر کار خدا کی ذات پر ہی ختم ہوتی۔ جب کینوس اتنا وسیع ہو تو پھر تصویر کیوں نہ عالمگیر بنے۔ اسی لئے جب علامہ اقبال نے کہا۔

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبیں نیاز میں

تو حضرت موصوفہ نے (حقیقت منتظر کی طرف سے) جواباً فرمایا۔

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدائیں سن کبھی دیکھ گُل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں
مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک خواہش یہ بھی تھی کہ آپ سے منسوب ہونے والی ہر شخصیت کے دل میں خدا کی محبت جاگ اٹھے۔ چنانچہ "اپنی محمودہ کے نام" نظم میں اپنی صاحبزادی کے لئے دعا کرتی ہیں۔

بس ایک درد ہو کے رہو جس سے آشنا
محبوب جاوداں کی محبت نصیب ہو
ہر وقت دل میں پیار سے یادِ خدا رہے
یہ لذت و سرور یہ جنت نصیب ہو

عمر بھر خُلق و محبت سے آپ تسخیرِ خَلق کرتی رہیں۔ اور اس کا سبق دوسروں کو دیتی رہیں۔ یہ خُلق و محبت محض رسمی یا لفظی نہیں بلکہ آپ کی زندگی کا شعار بن چکے تھے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حضرت بانی سلسلہ کے فارسی کلام کا ترجمہ بھی نہایت اچھے انداز میں کیا۔

مولا میرے قدیر میرے کبریا میرے
پیارے میرے حبیب میرے دلربا میرے
بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جائیے
دل لیجئے میرا مجھے اپنا بنائیے

اس کے علاوہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے یہ اشعار بھی ہر خاص و عام کی زبان پر رہے۔ جس کے متعلق وہ خود کہتی ہیں۔ "یہ شعر میرے میاں نواب صاحب کی فرمائش پر ان کے کیلنڈر پر لکھنے کے لئے جن کو وہ ہمیشہ نئے سال کے کیلنڈر کے سرورق پر لکھتے تھے"۔

فضلِ خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

ایک اور نظم جو نہایت غمزدہ جذبات کی عکاسی کرتی ہے۔ "اپنی مریم کا جنازہ دیکھ کر" کے عنوان سے ہے۔ اس میں نہایت سادہ الفاظ میں سب دلی جذبات کو بیان کیا گیا ہے۔

"دلہن" دلہا سے رخصت ہو رہی ہے
بلا بھیجا ہے ربّ دوسرا نے
"محبت" تھی مجسّم میری مریم
چلی ہے پیار خالق سے بڑھانے

"دردِ دل" کے عنوان سے آخر میں ایک قطعہ ہے جس میں بہت اچھے انداز میں درد دل بیان کیا گیا ہے۔

درد کہتا ہے بہا دو خونِ دل آنکھوں سے تم
عقل کہتی ہے نہیں آہ و فغاں بے سود ہے
خوف ہے مجھ کو کہ لگ جائے نہ اشکوں کی جھڑی
آج میرا مطلعِ دل پھر غبار آلود ہے

آخر میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے چند دعائیہ اشعار

میرے مولیٰ کٹھن ہے راستہ اس زندگانی کا
میرے ہر ہر قدم پر خود رہِ آسان پیدا کر
تیری نصرت سے ساری مشکلیں آسان ہو جائیں
ہزاروں رحمتیں ہوں فضل کے سامان پیدا کر
جو تیرے عاشقِ صادق ہوں فخر آل۔ ہوں
الٰہی نسل سے میری تُو وہ انسان پیدا کر

(نوٹ: اشعار کے لئے دیکھیں "درعدن"۔ ادارہ)

دنیا کے مختلف پیشے اور علوم بھی اگر انسان گننے لگ جائے تو وہ بھی ایسی کثرت اپنے اندر رکھتے ہیں کہ ان کا گننا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر سورج انسان کے لئے نئے علوم اور ترقیات لاتا ہے۔ پس جب اس قدر انعامات انسان کے لئے مقرر ہیں تو ضرور تھا کہ اس کے لئے ابتلاء اور مشقتیں بھی مقرر کی جاتیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

مکرم نسیم مہدی صاحب واپس کینیڈا جا رہے تھے۔ ان کے اعزہ و اقربا تین گاڑیوں میں بیٹھ کر روانہ ہو چکے تھے۔ وہ اپنی گاڑی لے کر دفتر الفضل میں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ان کی بیگم عزیزہ امتہ النصیر صاحبہ بنت حضرت مولانا محمد شریف صاحب بھی تھیں۔ جلدی میں تھے۔ لیکن الفضل کے متعلق بڑی مفید باتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے کچھ مشورے دیئے۔ کچھ تعریفی کلمات کہے اور میں ان کی باتوں سے بڑا محظوظ ہوا۔ کہنے لگے کہ سید امین صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کے پاس ایک خط محفوظ ہے جو حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے کسی وقت لکھا تھا۔ ہؤا یہ کہ سید امین صاحب نے حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو الفضل کے متعلق لکھا۔ بہت دیر کی بات ہے۔ اور جو بات لکھی وہ اعتراض کے رنگ میں تھی۔ چنانچہ اس کا حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے دو سطری جواب دیا۔ آپ نے صرف اتنا لکھا کہ "عزیزم! جس عمر میں تم نے اعتراض کرنا سیکھا ہے اس عمر میں میں نے مضمون لکھنا سیکھ لیا تھا۔" سید امین صاحب کو محترم نسیم مہدی صاحب نے مشورہ دیا کہ آپ یہ خط یا اس کی فوٹو سٹیٹ الفضل میں بھیج دیں۔ الفضل کے بہت کام آئے گی۔ وہ بھیج سکیں گے یا نہیں۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن یہ بات ضرور ہے کہ محترم نسیم مہدی صاحب نے مجھے یہ بات اس طرح بتائی کہ ان کی خواہش تھی کہ اگر یہ خط آپ کو نہ بھی ملے تو آپ اسے اپنے الفاظ میں شائع کر دیں۔ چنانچہ ان کی اس خواہش کے احترام میں یہ بات الفضل میں شائع کروا رہا ہوں۔ بات نہایت وزنی ہے۔ حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے خاصی چھوٹی عمر ہی میں مضامین لکھنے شروع کر دیئے تھے۔ اور ایک بات جس سے آپ کی ایک عادت مترشح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کبھی اعتراض نہیں کیا تھا۔ اعتراض کرنا بُری بات تو نہیں لیکن اعتراض میں نیت کا بہت بڑا دخل ہے۔ اور پھر اعتراض کرنے کی بجائے اگر انسان خود لکھے اور الفضل میں اشاعت کے لئے بھیجے تو غالباً اسے کبھی اعتراض کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ بعض اوقات لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ جی زیادہ لکھنے والے اس میں موجود نہیں ہیں ایڈیٹر لکھنے والے کہاں سے لائے۔ جو لکھتے ہیں ان کے مضامین چھپتے ہیں۔ اور جو ایسا لکھتے ہیں کہ ان کے مضامین مناسبت کے لحاظ سے چھپنے کے قابل نہیں ہوتے وہ نہیں بھی چھاپے جاتے۔ آخر ایڈیٹر بیٹھا کیوں ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے پاس کسی نے شکایت کی کہ میں نے ایک مضمون الفضل کو بھیجا تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے شائع ہی نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے اسی لئے تو ایڈیٹر رکھا ہوا ہے ایڈیٹر کوئی پوسٹ مین تو نہیں ہوتا۔ ایڈیٹر کے پاس جو مضامین آتے ہیں وہ انہیں دیکھتا ہے' پڑھتا ہے' پرکھتا ہے' اور اگر وہ قابل اشاعت سمجھتا ہے تو بڑی خوشی سے شائع کرتا ہے۔ اور اگر کسی مضمون کو کسی وجہ سے قابل اشاعت نہیں سمجھتا تو اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتے ہوئے وہ اسے شائع ہونے سے روک لیتا ہے۔ تو حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی یہ بات پلّے باندھ لینے والی ہے اور ہر شخص کے لئے انتہائی ضروری ہدایت ہے کہ بجائے اعتراض کرنے کے وہ خود لکھے۔ حضرت میاں صاحب نے خاصی چھوٹی عمر میں لکھنا سیکھ لیا تھا۔ اس لئے آپ کی تحریریں نہایت شگفتہ ہوتی ہیں اور نہایت ہدایت آموز۔

(اگر ادارہ الفضل کو حضرت صاجزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی اصل تحریر مل گئی تو اللہ کے فضل سے اس کا عکس شائع کر دیا جائے گا)۔

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو آخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب لکھتے ہیں

مخدومی و محترمی جناب مولانا صاحب۔

روزنامہ "الفضل" سے آپ کی آنکھ کے آپریشن اور اس سلسلہ میں آپ کے اسلام آباد جانے کی خبر ملی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور آپ کے آپریشن کے کامیاب ہونے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتا رہا۔ اس سلسلہ میں ایک مکتوب بھی آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ مجھ جیسے ہزاروں لاکھوں احمدیوں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبول عطا فرمایا اور آپ کامیاب آپریشن کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ میری جانب سے اس کامیابی پر مبارکباد قبول فرمایئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ کو ہر ایک کمزوری اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ اور فعال اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

جہاں ایک احمدی دینی معاملات میں اپنے پیرو مرشد کی پیروی ضروری خیال کرتا ہے وہیں وہ شاعری جیسی مفید صنفِ سخن میں بھی حضرت سلطان القلم کی پیروی کرنا سعادت گردانتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہم تھے دلوں کے اندھے' سو سو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ رہنما یہی ہے

حضرت نے اپنے اس شعر کی توضیح میں فرمایا:۔

"جندے سے مراد اس جگہ قفل ہے کیونکہ اس جگہ کوئی شاعری دکھانا مقصود نہیں ہے اور نہ میں اپنے لئے یہ نام پسند کرتا ہوں۔ اس لئے بعض جگہ میں نے پنجابی لفظ استعمال کئے ہیں اور ہمیں صرف اردو سے کوئی غرض نہیں۔ اصل مطلب امرِ حق کو دلوں میں ڈالنا ہے۔ شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے"

("قادیان کے آریہ اور ہم" ص ۸۴ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

ایک مرتبہ حضرت نے حافظ احمد صاحب (فوت شدہ) سے جبکہ اور بھی بہت سے لوگ موجود تھے فرمایا:۔ "اشعار میں اپنے مضامین کو بیان کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ بعض طبائع اس قسم کی ہوتی ہیں کہ ان کو نثر کی عبارت میں کوئی بات سمجھائی جائے تو وہ نہیں سمجھتے' لیکن اسی مفہوم کو اگر ایک برجستہ شعر میں منظوم کر کے سنایا جائے تو شعر کی لطافت ان پر بہت اثر کر جاتی ہے۔ شعر سن کر پھڑک اٹھتے ہیں اور حق کو شعر کے ذریعہ قبول کر لیتے ہیں اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ بعض طبائع کے لئے مضامین شعریہ نسبت مضامین نثر کے زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں اسی لئے قرآن شریف مقفیٰ اور مسجّع عبارت میں نازل ہوا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمیں شعر گوئی کی ضرورت نہ تھی۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مقصدی شاعری اور اس کی تشریحات و توضیحات کی روشنی میں جب ہم احمدی شعراء کی شاعری پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں وہاں بھی اسی مقصدیت کی روح کار فرما نظر آتی ہے جس کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا۔ احمدی شعراء کے نتائج افکار کا ایک خالص مذہبی اور افادیت و مقصدیت کا حامل پسِ منظر اور اصلاح و ارشاد کا ایک منفرد و ممتاز ابلاغی ماحول ہے جس میں احمدی شعراء کی تخلیقات پروان چڑھتی نظر آتی ہیں اور ہمیں ہر انصاف پسند ناقد سے یہی توقع رکھنی چاہئے کہ وہ احمدی شعراء کے کلام پر تنقیدی نظر ڈالنے سے پیشتر اس خالص مذہبی رجحان اور اس مستحکم اصلاحی و تربیتی نظام کا جائزہ لینا ضروری خیال کرے گا جس کے پرتو نے احمدی شعراء کی تخلیقات میں گہرائی' گیرائی' روانی' جلا' اثر اور وزن پیدا کیا ہے۔ اس ضمن میں ہم ایک اہم تاریخی و ادبی واقعہ کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

سنتے ہیں کہ جب مولانا حالی نے شاعری کی پرانی ڈگر کو چھوڑا اور غزل کی وادی سے باہر نکلے تو وہ میدان تغزل میں ایک منفرد مقام حاصل کر چکے تھے اور اپنے ہمعصر غزلگو شعراء میں ایک ممتاز حیثیت کے مالک بن چکے تھے۔ لوگوں نے یہ بھی کہا کہ مولانا کی شاعری پر اسی دن موت وارد ہو گئی جس دن انہوں نے "مسدس مدو جزر اسلام" (مسدس حالی) لکھنے کی ابتداء کی لیکن تاریخ کے اوراق پر محسنِ قوم سر سید احمد خان کا یہ قول بھی النقش کالحجر کی طرح ثبت ہے کہ "حشر کے دن جب سوال ہو گا کہ بخشش کے لئے کیا سامان لایا ہے تو میں (سر سید احمد خان) مسدس حالی پیش کر دوں گا۔"

ان دونوں اقوال میں بعد المشرقین کی حد تک تضاد پایا جاتا ہے لیکن یہ تضاد نقطہ نظر کے اختلاف سے پیدا ہوا ہے یعنی شاعری کو محض شاعری کے لئے استعمال کرنے یا اس کو کسی مقصدیت اور افادیت کا حامل بنانے کے لئے کسی آلہ کے بطور استعمال کرنے کا۔

(اس خط میں سے ایک شخص کا نام اور اس پر تبصرہ حذف کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کسی کو جواب الجواب کی ضرورت پیش نہ آئے۔) (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

وقفِ زندگی کی حقیقت

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو ہمیشہ ہی ایسے واقفین زندگی میسر رہے جنہوں نے خدمتِ دین کو فضلِ الٰہی سمجھتے ہوئے خدمت دین کی شاندار روایات قائم کیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خود وقف زندگی کی مثال اپنے نیک و پاک نمونہ سے قائم فرمائی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے فدائی عطا فرمائے جنہوں نے آپ کے منہ سے نکلنے والی ہر بات کو ہر حال میں پورا کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے رفقاء کی زندگی میں ایسے واقعات بھی ملتے ہیں جو بظاہر ناممکن معلوم ہوتے ہیں مگر عشق وفدائیت کی وجہ سے ممکن ہو گئے۔

جماعت میں باقاعدہ وقف کی تحریک حضرت امام جماعت الثانی کے زمانہ میں شروع ہوئی۔ آپ کے ذہن میں وقف کی کیا تعریف تھی اور وہ واقف زندگی کو کس مقام پر دیکھنا چاہتے تھے اس سلسلہ میں حضرت صاحب نے متعدد مواقع پر بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً وقف کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

”میں اس موقع پر ان لوگوں کو جنہوں نے دین کی خاطر زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں ایک بار پھر یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دیکھو تم نے اپنی جان دین کے لئے دے دی ہے۔ میں نے متواتر سمجھایا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے آپ کو وقف کر دیتا ہے تو اس کے بعد اس کا کوئی باپ نہیں ہوتا سوائے سلسلہ کے۔ کوئی ماں نہیں ہوتی سوائے سلسلہ کے کوئی بہن نہیں ہوتی سوائے سلسلہ کے۔ کوئی بھائی نہیں ہوتا سوائے سلسلہ کے کوئی بیوی نہیں ہوتی سوائے سلسلہ کے۔ کوئی بچے نہیں ہوتے سوائے سلسلہ کے۔ اس وقف کے معنی یہ ہیں کہ وہ دنیا سے کٹ گیا.... وہ لوگ جو اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتے۔ وہ لوگ جو وقف کی حقیقت سے غافل ہیں۔ وہ لوگ جو نام پیش کرتے وقت تو سب سے آگے آ جاتے ہیں مگر جب قربانیوں کے لئے بلایا جاتا ہے تو ان کا قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے ایسے لوگوں کی مجھے قطعاً ضرورت نہیں۔ ایک شکست خوردہ اور ہاری ہوئی قوم ہیں مجھے ایسے لوگوں کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا.... میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں تمہیں سات سلام۔ تم مردہ ہو تم کسی کام کے اہل نہیں تم اپنے گھر بیٹھو میں اپنے گھر میں خوش ہوں۔ وہی جماعتیں دنیا میں کام کر سکتی ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتی ہیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی وجہ سے وہ جان دینے کے لئے بھی تیار رہتی ہیں“

وقف اور قربانی کو ہمیشہ کی زندگی کے حصول کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

”ایسے وقت میں (دینی خطرہ کے وقت) تو ہر شخص کا فرض ہوتا ہے کہ وہ آگے آئے اور پھر جو شخص آگے آئے اس کا دوسرا فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ بے نیاز ہو جائے سارے تعلقات سے۔ سارے رشتہ داروں سے۔ وہ بے نیاز ہو جائے ساری محبتوں سے اور ایک ہی تصور اس کے سامنے رہ جائے کہ میں نے (دین حق) کے لئے اپنی جان دینی ہے۔ میں نے احمدیت کے لئے جان دینی ہے۔ جس وقت یہ روح جماعت میں پیدا ہو جائے گی اس وقت اور صرف اس وقت ہماری جماعت کامیاب ہو گی اور گو اس وقت ہم تھوڑے ہیں۔ گو ہم حقیر اور ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ گو ادنیٰ سے ادنیٰ اقوام ہمیں آنکھیں دکھانے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔.... اگر یہ روح ہماری جماعت اپنے اندر پیدا کرے تو نہ ہندو اسے ڈرا سکتے ہیں۔ نہ سکھ اسے ڈرا سکتے ہیں..... نہ برطانیہ کے انگریز اسے ڈرا سکتے ہیں۔ نہ دنیا کی کوئی قوم اسے ڈرا سکتی ہے کیونکہ یہ روح قوموں کو ایسی زندگی بخشتی ہے ایسی طاقت بخشتی ہے ایسی مضبوطی بخشتی ہے کہ دنیا کی کوئی تلوار اس کو کاٹ نہیں سکتی۔ دنیا کی کوئی توپ اس کو مٹا نہیں سکتی۔ جو شخص خدا کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس کو مارنے والا وجود آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوا اور قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔“

تحریک جدید کے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا

”... میں جماعت کے تمام دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں اور جو وعدے انہوں نے کئے ہوئے ہیں انہیں پورا کریں اور سمجھ لیں کہ یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے سینما نہیں دیکھا ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہم ہمیشہ ایک کھانا کھاتے ہیں (تحریک جدید کے مطابق ناقل) ہم تو مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں تو ہمیشہ سادہ رہنا پڑتا ہے ہم تو مر گئے تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں رات دن چندے دینے پڑتے ہیں ہم تو مر گئے۔ میں کہتا ہوں ابھی تم زندہ ہو۔ میں تو تم سے حقیقی موت کا مطالبہ کرتا ہوں کیونکہ خدا یہ کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے تو پھر میں تمہیں زندہ کروں گا۔ پس موت ہی ہے جس کا میں تم سے مطالبہ کرتا ہوں اور یہ موت ہی ہے جس کی طرف خدا اور اس کا رسول تمہیں بلاتا ہے اور یاد رکھو کہ جب تم مر جاؤ گے تو اس کے بعد خدا تمہیں زندہ کرے گا۔ پس تم مجھے یہ کہہ کر مت ڈراؤ کہ ان مطالبات پر عمل کرنا موت ہے۔ میں کہتا ہوں یہ موت کیا اس سے بڑھ کر موت تم پر آنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل احیاء تمہیں حاصل ہو۔ پس اگر یہ موت ہے تو خوشی کی موت ہے۔ اگر یہ موت ہے تو رحمت کی موت ہے۔ اور بہت ہی مبارک وہ شخص ہے جو موت کے اس دروازہ سے گزرتا ہے کیونکہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا“

اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہ حقیقی واقف زندگی کبھی ذلیل نہیں رہ سکتا بلکہ وقف حصول عزت و رفعت کا ذریعہ ہے آپ نے فرمایا۔

”یہ مت خیال کرو کہ دنیوی دولت کے نہ ہونے کی وجہ سے تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ ذلیل وہی ہوتا ہے جو آدھا خدا کا ہوتا ہے اور آدھا شیطان کا اور آدھا تیتر آدھا بٹیر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتا..... مگر وہ جو دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال دیتا ہے اور کہتا ہے اگر مجھے بادشاہت ملی تو میں بادشاہت لے لوں گا اور اگر فقیری ملی تو فقیری قبول کر لوں گا۔ اگر تخت ملا تو تخت پر بیٹھ جاؤں گا اور اگر پھانسی کا تختہ ملا تو اس پھانسی کے تختہ پر چڑھ جاؤں گا ایسے شخص کو کوئی نہیں جو ذلیل سمجھ سکے۔ یہ خود کسی کے پاس اپنی غرض لے جائے گا نہیں اور جو اس کے پاس آئے گا وہ اس کے پاس کوئی عملی فائدہ ہی حاصل کرنے کے لئے آئے گا۔ اور اگر یہ سچا (ایماندار) ہے تو یہ خزانہ اس کے پاس کثرت سے ہو گا کہ باوجود خرچ کرنے کے ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔ پس دین کی خدمت اور خدا تعالیٰ کی محبت میں ہر قسم کی عزت ہے۔ بشرطیکہ دنیا کا رعب دل سے مٹ جائے اور خدا تعالیٰ کا رعب دل پر چھا جائے اور دراصل ایسے شخص کا وقف ہی حقیقی وقف ہے۔“

(الفضل ۸۔ دسمبر ۱۹۳۸ء)

ANOTHER DAY

The sun was set
And it was night
But was it a night or eternity
Its hours became incalculable
Its length could not be measured
Life itself was hollow
Like a great baloon
That may glide
To every side
Without a soul
To control
But I cannot understand
The sun shone
And it was another day
In my life
Full of strife.

ایک اور دن

سورج غروب ہو چکا تھا
اور یہ رات کا وقت تھا
لیکن کیا یہ ایک رات تھی
یا ابدالآباد تک کا لمبا عرصہ
اس کی ساعتیں ناقابل شمار ہو گئیں
اس کی لمبائی ماپی نہیں جا سکتی تھی
زندگی بالکل خالی خولی ہو کر رہ گئی
جس طرح ایک غبارہ ہو جو ہر طرف لڑھک کر جا رہا ہو
جس میں کوئی روح نہیں ہوتی
جو اسے ضبط میں لائے
لیکن میں یہ بات نہیں سمجھ سکتا
کہ کس طرح سورج دوبارہ چمک اٹھا
اور پھر ایک اور دن طلوع ہو گیا
ایک اور دِن میری زندگی میں
جو تگ ودَو سے معمور ہے

تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

برطانوی پالیسی میں تبدیلی

برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے کشمیر کے بارے میں جو اعلان کیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اب کشمیر کے بارے میں برطانیہ کی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادیں اب پرانی ہو چکی ہیں اب کشمیر کے مسئلہ کا حل شملہ معاہدے کے تحت کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ نے جو کشمیر کے لئے حق خودارادیت کا فیصلہ کیا تھا اور اس حق کے استعمال کے لئے رائے شماری کرانے کا حکم دیا تھا۔ یعنی کشمیری اپنا فیصلہ خود کریں کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ یا بھارت کے ساتھ یہ ساری بات اب ختم سمجھی جائے اور نئے سرے سے بات چیت کر کے کچھ لو اور کچھ دو کے تحت بات ختم کر دی جائے۔

برطانوی وزیر خارجہ کا یہ بیان اس حقیقت کی چغلی کھا رہا ہے کہ اگر آج کشمیریوں سے ان کی رائے پوچھی جائے تو وہ کبھی بھارت کا ساتھ نہ دیں گے۔ اس لئے برطانوی وزیر خارجہ بھارت کے ہمنوا بن کر رائے شماری سے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔

برطانوی وزیر خارجہ نے یہ حیران کن بات بھی کہی ہے کہ کشمیر میں عام انتخابات کرائے جائیں۔

یاد رہے کہ کشمیر میں جو آخری عام انتخابات ہوئے تھے وہ کشمیریوں کی موجودہ جدوجہد کے آغاز سے تھوڑا سا عرصہ پہلے ہوئے تھے۔ اس وقت نہ تو کوئی مسلح تحریک آزادی جاری تھی نہ بھارتی فوج کے شرمناک مظالم ہو رہے تھے لیکن اس وقت جو انتخابات ہوئے ان میں صرف ۵% ووٹروں نے ووٹ دیئے۔ اس خاموش مگر زبردست رد عمل کو دیکھ کر ہر کوئی حیران رہ گیا تھا۔

اس کے بعد گذشتہ سال بھارت نے پھر سے انتخابات کا شوشہ چھوڑا جس کا مقصد یہ تھا کہ دھونس دھاندلی سے اپنی مرضی کی حکومت بنوا لی جائے اور پھر کشمیریوں کی نام نہاد حکومت قائم کر کے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکی جائے اس منصوبہ کا اعلان ہوا۔ چند ماہ چرچا ہوتا رہا۔ آخر کار ایک دن بھارت کے وزیر اعظم پی وی نرسیمار اؤ نے اعلان کر دیا کہ انتخابات نہیں ہوں گے۔

اس اعلان کو اس وقت بھی اور آج بھی کشمیریوں کی فتح قرار دیا گیا تھا۔ نہ معلوم اب برطانوی وزیر خارجہ اس چلے ہوئے کارتوس کو پھر سے کیوں چلانے پر مصر ہیں۔

☆○☆

برطانوی وزیر خارجہ کو جواب

پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر جارج گیلووے نے برطانوی وزیر خارجہ کے کشمیر کے بارے میں بیان کو حقائق سے بعید قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس بیان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کشمیر کے بارے میں برطانوی پالیسی تبدیل ہو گئی ہے۔ جبکہ ایسی کوئی تبدیلی برطانوی دارالعوام کی رائے کی عکاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ دارالعوام میں یہ سوال اٹھائیں گے۔

برطانوی دارالعوام کے رکن نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ وقت گذرنے کے بعد اقوام متحدہ کی قراردادیں قابل عمل نہیں رہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت گذرنے کے ساتھ جارح کی جارحیت قانونی بن جانے کا نظریہ ہی مضحکہ خیز ہے۔ یہ ایک ایسی عالمی پالیسی ہے جس کا ہر شخص مذاق اڑائے گا۔ برطانوی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ کشمیر کی تحریک آزادی خالصتاً کشمیریوں کا 'اپنا' آزادانہ معاملہ ہے۔ یہ ان کی اپنی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سوال کہ کشمیر میں کوئی بیرونی مداخلت ہو رہی ہے۔ تو مسٹر ڈگلس ہرڈ کو اپنی خارجہ پالیسی کی تمام تر مہارت اور انٹیلی جنس رپورٹوں سے آگاہی کے پیش نظر صحیح حالات کا علم ہونا چاہئے۔

☆○☆

چیچنیا میں روس کی رسوائی

روس چیچنیا کے مسلمانوں کو زیر کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں۔ اس سوال سے قطع نظر یہ بات ظاہر و باہر ہو چکی ہے کہ روس اس بحران میں بری طرح پھنس چکا ہے سال ۱۹۹۴ء کے اختتام پر چیچنیا کے صدر نے پیشکش کی تھی کہ جنگ بندی کر دی جائے مگر روس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اب روس کی طرف سے خود یہ پیشکش کی گئی ہے کہ ۴۸ گھنٹوں کے لئے جنگ بند کی جائے۔ روس نے کہا ہے کہ امید ہے کہ تمام مسلح گروپ اس جنگ بندی سے فائدہ اٹھا کر فوری ہتھیار ڈال دیں گے اور روسی پارلیمنٹ کی طرف سے عام معافی کے اعلان سے فائدہ اٹھائیں گے۔

چیچنیا میں روسی فوج اور مسلمانوں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے۔ دارالحکومت گروزنی میں صدارتی محل پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے روسی فوج کی بھرپور کوشش کی سخت مزاحمت کی جا رہی ہے۔ صدارتی محل سے چند کلومیٹر دور روسی فوج کھڑی ہے۔ مگر کئی دنوں سے اس سپر پاور سے یہ چند کلو میٹر کا فاصلہ طے نہیں ہو رہا۔ شہر پر زبردست گولہ باری سے ہر طرف آگ لگی ہے عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن رہی ہیں اور انسانی خون سڑکوں اور گلیوں میں بہہ رہا ہے۔ ہر طرف موت اور آگ کا رقص جاری ہے۔ اس سارے ظلم اور سارے تشدد کے بعد بھی روسی فوج اس شہر کو زیر کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اور اگر یہ کامیاب ہو بھی ہو جائے تو سارے ملک میں گوریلا کارروائیاں شروع ہو جائیں گی اور افغانستان کی طرح روس کا ناک میں دم کر دیا جائے گا۔

سعودی عرب نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بوسنیا اور چیچنیا میں جنگ بند کرائے۔

☆○☆

بوسنیا میں جنگ بندی

امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر کی مدد سے بوسنیا میں جو جنگ بندی چار ماہ کے عرصے کے لئے ہوئی ہے۔ اس پر ابھی تک پوری طرح عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ فریقین کی طرف سے کسی نہ کسی طریق پر اس کی خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں۔

امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے بوسنیا پہنچ کر صدر علی جاہ عزت بیگووچ اور وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک سے ملاقات کی اور بیہاج میں جاری لڑائی اور جنگ بندی کی صورت حال پر غور کیا۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ بوسنیا میں وسیع اور دیرپا امن کے لئے جنگ بندی کو مستحکم بنانا ضروری ہے۔

بوسنیا کے صدر مسٹر علی جاہ عزت بیگووچ نے امریکی نائب وزیر خارجہ کو بتایا ہے کہ مذاکرات اسی وقت شروع ہوں گے جب سربوں کی طرف سے بین الاقوامی امن منصوبہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے بھی اس بات سے اتفاق کیا ہے۔

گذشتہ سال کے وسط میں پانچ مغربی ملکوں امریکہ روس برطانیہ فرانس اور جرمنی نے ایک رابطہ گروپ قائم کیا تھا اس نے فریقین سے بات چیت کر کے ایک امن سمجھوتہ پیش کیا تھا جس پر اگرچہ فریقین کو اعتراضات تھے لیکن بوسنین مسلمانوں نے اس منصوبے کو قبول کر لیا اور سربوں نے اسے مسترد کر دیا۔

اس کے تحت مسلمانوں اور کروٹس کو ۵۱% رقبہ اور سربوں کو ۴۹% دیا جانا تھا۔ اس وقت سربوں نے بوسنیا کے ۷۰ فیصد علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے۔

تاہم اب بوسنیا کے مسلمانوں کی پوزیشن مضبوط ہے۔ اور گذشتہ چند حملوں میں انہوں نے کامیابی بھی حاصل کی تھی مسلمانوں کی طاقت میں اضافے کے پیش نظر سربوں نے امریکہ کے سابق صدر مسٹر جمی کارٹر کو بلوایا تھا۔

☆○☆

اسرائیل فلسطین کامیاب مذاکرات

اسرائیلی اور فلسطینیوں کا امن معاہدہ اپنے مکمل نفاذ کے لئے بے حد سست روی کا شکار ہے۔ جو بات عرصہ قبل ہو جانی چاہئے تھی وہ اب تک نہیں ہوئی۔ خیال تھا کہ سال ۱۹۹۴ء ختم ہونے سے پہلے انتخابات ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس دوران فریقین کی پولیس اور عوام میں خونریز جھڑپیں بھی ہو چکی ہیں۔ جس سے صورت حال کئی بار سخت کشیدہ بھی ہو گئی۔

اب پی ایل او کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر پیریز نے دوبارہ بات چیت کی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ بات چیت کامیاب رہی ہے۔ دونوں رہنماؤں نے خود مختاری کے امن معاہدے کی باقی شقوں پر غور کیا اور راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے پر اتفاق کیا۔ ان مسائل میں انتخابات کا انعقاد اور اسرائیلی فوج کی مغربی کنارے پر دوبارہ تعیناتی شامل ہیں۔

○○○

جو صبر اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مورخہ ۹۵-۱-۹ کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب، شاہد مورخ احمدیت نے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے حال ربوہ کی بیٹی عزیزہ امتہ الشکور قانتہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم محمد ہارون صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب بٹ آف گجرات بعوض مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں کیا۔ عزیزہ مکرم خواجہ عبدالحی صاحب دارالبرکات ربوہ کی پوتی اور حضرت میاں عبدالرحیم صاحب عرف پولا رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی ہے۔ جبکہ عزیز بشارت احمد بٹ حضرت حکیم نظام جان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

رپورٹ زیارت مرکز

○ مورخہ ۹۴-۱۲-۲۷ کو بوقت ۱۰-۳۰ بجے دوپہر رچنا ٹاؤن، شاہدرہ ٹاؤن، فیکٹری ایریا۔ شاہدرہ سے ۲۶ واقفین نو اور ان کے والدین پر مشتمل ۸۲ افراد کا وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ آیا۔ اس وفد کو بہشتی مقبرہ، دارالضیافت، قصر (امامت)، بیت المبارک، دفتر وقف نو، بیت الاقصیٰ، نمائش وغیرہ کی سیر کروائی گئی۔

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ساتھ بچوں اور خواتین کی ملاقات کروائی گئی۔ مکرم وکیل صاحب وقف نو نے بچوں اور والدین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

اس وفد کے امیر مکرم عرفان احمد صاحب اور ان کے نائب مکرم عبداللطیف صاحب تھے۔ وفد کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ اگلے روز بوقت دو بجے دوپہر یہ وفد واپس لاہور روانہ ہو گیا۔

وکالت وقف نو اس وفد کی تیاری و انتظام و انصرام کرنے والے تمام احباب کی مشکور ہے۔

پالتو جانوروں کو پاسپورٹ اور ووٹ کا حق دیا جائے۔

لارڈ سیچ

متعلقہ قانون سازی کے سلسلے میں جانوروں کی آواز پارلیمنٹ تک پہنچنے کے لئے یہ ضروری ہے۔

لندن، پالتو جانوروں کو ووٹ دینے اور اپنے پاسپورٹ رکھنے کا حق دیا جانا چاہئے اور انہیں قانونی طور پر انسانوں کے مساوی تمام حقوق دیئے جائیں یہ بات لونی پارٹی کے رہنما لارڈ سچ نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ پالتو بلیاں اور کتوں کو الیکشن میں بیلٹ پیپرز پر اپنے پنجوں کے نشان ثبت کرنے کا حق دیا جانا چاہئے کیونکہ وہ بہت سے گھرانوں کا حصہ ہیں پالتو جانوروں کو پاسپورٹ بھی جاری کئے جانے چاہئیں تاکہ جن لوگوں کے گھر ایک سے زائد ممالک میں ہیں وہ اپنے پالتو جانوروں کے ساتھ سفر کر سکیں۔ لونی پارٹی تیس سال سے پالتو جانوروں کے لئے پاسپورٹوں کے اجراء کی وکالت کر رہی ہے اس کا کہنا ہے کہ جو قانون سازی جانوروں پر اثر انداز ہو سکتی ہے اس کے سلسلے میں ان کی آواز پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں بھی ووٹ کا حق دیا جائے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۰ نومبر ۱۹۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۸۲۹ میں خالدہ پروین زوجہ چوہدری بشارت احمد ایم ایس سی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۲۵۰۰ + نقدی کل رقم ۱۳۰۰۰ روپے (۲) زیور نقرئی ۳ تولہ + ۱۲ تولہ زیورات طلائی مالیتی ۵۷۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۷۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ پروین پولٹری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ شمس آباد مری روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ بشارت احمد ایم ایس سی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ رفاقت احمد ولد میاں عبدالرحمان صاحب حلقہ ٹیپو روڈ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۹۸۳۰ میں قانتہ نسرین بنت عبدالرحمان قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ نسرین ۲۹/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سردار محمد احمد درویش وصیت نمبر ۱۰۵۵۶ گواہ شد نمبر ۲ عبدالرحمان وصیت نمبر ۲۶۱۶۱ والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۳۱ میں ظہیر احمد رانا ولد مقصود احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ظہیر احمد رانا ولد مقصود احمد رانا رانا ٹریڈرز ریلوے روڈ علی پور چٹھہ P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر ۱ منصور احمد رانا وصیت نمبر ۲۶۲۱۹ برادر موصی گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر محمد اسلم وصیت نمبر ۲۶۳۱۶۔

مسل نمبر ۲۹۸۳۲ میں عالم بی بی زوجہ نعمت اللہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ج۔ب/۸۹ P.O خاص ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور چاندی ۱۰ تولہ مالیتی ۸۰۰ روپے (۲) جمع شدہ رقم تین ہزار روپے (۳) حق مہر دو سو پچاس روپے (۴) ترکہ والدین دو ہزار روپے کل جائیداد چھ ہزار پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عالم بی بی چک نمبر ج۔ب/۸۹ P.O خاص فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ نعمت اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ علی احمد چک نمبر ج۔ب/۸۸ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۹۸۳۳ میں نسیم اختر زوجہ محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول کر چکی ہیں (۱) زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۲۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسیم اختر MC ۱۴۲۸ عظیم پورہ گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک شفیق احمد سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۹۸۳۴ میں ثمینہ محمود بنت محمود احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عظیم پورہ ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی ۲۲۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ محمود MC-۱۴۲۸ گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ ملک شفیق احمد سیکرٹری وصایا حلقہ ڈرگ کالونی کراچی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- جنوری-1995ء
دھوپ نکلی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم کشمیریوں کے حق خود ارادیت اور ایٹمی پروگرام کے منافی کوئی اقدام قبول نہیں کریں گے۔ ہم نے امریکہ اور برطانیہ پر اپنی پالیسیاں واضح کر دی ہیں۔ ملک اندرونی اور بیرونی خطروں سے محفوظ ہو چکا ہے۔ ہمارے کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں لیکن حکومت ملکی دفاع سے غفلت نہیں برت سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام نے منفی سیاست کو رد کر دیا ہے۔ ہم انتقامی کارروائیوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تاہم قانون کی بالادستی کم نہیں ہونے دی جائیگی۔

○ پاکستان اور امریکہ نے پاک امریکہ مشاورتی گروپ بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ علاقائی صورت حال کے بارے میں معلومات کا تبادلہ۔ علاقائی خطرات سے متعلق بریفنگ۔ فوجی افسروں کی تربیت اور باہمی تعاون کے شعبوں کی شناخت بھی گروپ کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ یہ مشاورتی گروپ ۸۴ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس کے دس اجلاس ہوئے۔ گروپ سرد جنگ کے بعد کی صورت حال میں ابھرنے والے سیکورٹی امور کا جائزہ لے گا۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عنقریب نواز شریف کو علم ہو جائے گا کہ وہ وقت سے پہلے حکومت کو نہیں ہٹا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات سے قبل اپوزیشن حکومت سے مل کر آئینی اصلاحات نافذ کرنے پر آمادہ ہو جائے گی۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ محاذ آرائی کی سیاست کسی کے لئے فائدہ مند نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی استحکام اور انتشار کا خاتمہ تاجروں، صنعتکاروں اور عوام کی ضرورت ہے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے صوبے میں امن و امان کی صورت حال کی بہتری اور دہشت گردی کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے اسلحہ کی نمائش اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ سیاسی استقبالیوں میں اسلحہ کی نمائش نہیں ہوگی۔ لاؤڈ سپیکروں پر اذانوں کے علاوہ صرف جمعہ کا عربی خطبہ ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کے استحکام کے لئے فلور کراسنگ پر مؤثر پابندی ہونی چاہئے۔ اور پیسے کی سیاست ختم کرنی ہوگی۔

○ مسلم جمہوریہ چیچنیا میں دارالحکومت گروزنی میں صدارتی محل پر قبضے کے لئے خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ ہزاروں فوجی اور شہری اس جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ سڑکوں پر روسی فوجیوں کی لاشیں سڑ رہی ہیں۔ اس جنگ کے نتیجے میں ساڑھے تین لاکھ چیچنین مسلمان لڑائی سے بچ کر ہجرت کر چکے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے وزیراعلیٰ منظور احمد وٹو کی سربراہی میں قائم ایوان زراعت کی انتظامی کمیٹی کو کام کرنے سے روک دیا ہے۔ یہ حکم ایوان زراعت کے منتخب سیکرٹری جنرل چوہدری عظیم چیمہ کی جانب سے ایک رٹ درخواست دائر کرنے پر دیا گیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کی مرکزی مجلس عاملہ اور قومی اسمبلی میں مسلم لیگ اور اس کی اتحادی جماعتوں کے ارکان کا مشترکہ پارلیمانی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں موجودہ سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا اور تحریک نجات کے آئندہ اور حتمی مرحلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے رضاکاروں کا ملک گیر کنونشن جنوری کے آخر میں طلب کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کا حشر بھی تحریک نجات جیسا ہوگا۔ انہوں نے پارٹی رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوان افسروں کی نشاندہی کریں۔ اور پنجاب میں پی۔ڈی۔ایف اتحاد کو مضبوط کریں۔

○ سپاہ صحابہ کے دو کارکنوں کے قتل کے خلاف لاہور میں مسجد شہداء سے اسمبلی چوک تک سپاہ صحابہ پارٹی نے احتجاجی جلوس نکالا۔ اور اس علاقے میں لگے ہوئے سیاسی ہورڈنگ توڑ دیئے۔ اور حکمرانوں کے خلاف نعرہ بازی کی۔ آدھے لاہور میں ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ان کے لیڈر ایک گھنٹہ تک فیصل چوک میں دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔

○ سپاہ صحابہ پاکستان کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے اعلان کیا ہے کہ اگر ۱۹ جنوری تک ہمارے دو کارکنوں کے قاتل گرفتار نہ ہوئے تو حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔ اور ۳۸ شہادتوں کو تین سے ضرب دے کر بدلہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کیا "را" کو سپاہ صحابہ کی مساجد ہی نظر آتی ہیں۔ ہمارے جنازے اٹھیں گے تو ان کے بھی اٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورت حال میں ہم محرم میں امن کی گارنٹی نہیں دیں گے۔

سپاہ محمد پاکستان کے سالار اعلیٰ مرید عباس یزدانی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ ایف آئی اے نے الائیڈ بینک کے صدر خالد لطیف کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان پر کروڑوں کی بدعنوانی کا الزام ہے۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ کے واقعات میں ۵۔ افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ فائرنگ زدہ علاقوں میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔ اس علاقے میں دکانیں دوسرے روز بھی بند رہیں۔ جامعہ کراچی کی ایک بس کو بھی نذر آتش کر دیا گیا۔

○ صدر فاروق احمد لغاری نے برطانوی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کشمیر پر فوجی حل مسلط نہیں کر سکتا۔

دانتوں کا معائنہ
ہفتہ
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
3½ تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔
زود جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد
معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس- 534

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/-۱۰,۰۰۰ ڈش ۶ فٹ مع مکمل فٹنگ
۲۱- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

المصور
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور
بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
پبلک کال آفس
ریلوے روڈ
ربوہ

قدیم • اولین • مشہور آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634